کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ خوشگاؤ (Yak) جو شمالی علاقہ جات کا ایک جانور
ہے۔ بعض لوگوں کے بیان کے مطابق یہ جانور ماضی بعید میں جنگلی جانور شمار ہوتا تھا بعد میں لوگوں نے اس کو
جنگل سے پکڑ کر پالتو بنایا۔ اور اسکے گوشت کا استعمال شروع کر دیا تھا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ پالتو ہو
گئے۔ اور اس وقت بھی لوگ باقاعدہ انکو خرید و فروخت کرتے ہیں۔ اس کا گوشت کھاتے ہیں۔ اور دودھ بھی پیتے
ہیں۔ ... اسکو پالتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس خوشگاؤ کے نر کو گائے سے کراس کرایا جاتا ہے پیدا ہونے والے
کو ... کہتے ہیں
ایک ... پیدا ہوتا ہے جسکو ... کہا جاتا ہے۔ اور یہ نسل ... کیطرح ہی ہوتا ہے
... کا دودھ ... ہیں اور ... کام لیا جاتا ہے۔ ...
جسکو ... لوگ کہتے ہیں کہ یہ جانور کبھی جنگلی رہا ہی نہیں ... یہ پالتو
ہی ہے۔ اس طرح کے متضاد بیانات کی وجہ سے یقینی طور پر کوئی بات کہنا مشکل ہے کہ حقیقت میں یہ جنگلی
ہے یا پالتو؟

مذکورہ بالا صورتحال کی وجہ سے بعض علماء اسکی قربانی کو ناجائز جبکہ بعض اسکو جائز قرار دیتے ہیں۔
آنجناب سے گزارش ہے کہ اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں کہ اسکی قربانی جائز ہے یا ناجائز؟ وجہ جواز یا عدم جواز
سے بھی آگاہ فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

المستفتی: شمس الدین ...

... مدرسہ ... العلوم ...

Scanned by CamScanner

الجواب حامداً ومصلیاً

باک جانور کی وہ نسل جو نر باک کو گائے سے کراس کروانے کے نتیجے میں وجود میں آئی ہے اسکی قربانی جائز ہے۔ البتہ جو باک نسلاً ہی باک ہے اسکی قربانی نہیں کرنی چاہیئے، احتیاط کے خلاف ہے۔ اسلئے کہ قربانی کے جانور توقیفی ہیں اور باک کی اس قسم کا ان توقیفی جانوروں میں سے ہونے میں شک ہے۔

فی الهندية: ۲۹۷/۵

(أما جنسه) فهو أن يكون من الأجناس الثلاثة الغنم أو البقر ويدخل في كل جنس نوعه والذكر والأنثى منه والخصي والفحل لانطلاق اسم الجنس على ذلك والمعز نوع من الغنم والجاموس نوع من البقر ولا يجوز في الأضاحي شيء من الوحشي فإن كان متولدا من الوحشي والإنسي فالعبرة للأم فإن كانت أهلية تجوز وإلا لا الخ

وفي الهداية: ۴۳۵/۸

(والأضحية من الإبل والبقر والغنم) لأنها عرفت شرعا ولم تنقل التضحية بغيرهما من النبي صلى الله عليه وسلم ولا من الصحابة رضي الله عنهم اهـ والله اعلم بالصواب

بندہ فیض الہدیٰ عفی عنہ
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۴ر۱ر۱۴۲۸ھ

جواب صحیح ہے، اور چونکہ مذکورہ جانور کے جنس [illegible] ہونے میں شبہ ہے، اور شبہ کی صورت میں قربانی جائز نہیں، اسلئے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ واللہ سبحانہ اعلم

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۴-۱-۱۴۲۸ھ

مفتی

الجواب صحیح

نائب مفتی